

فرمان اللہ پاک :-

کائنات سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

گلستانِ احادیث (جز اول) (ترجمہ) یعنی

چشمِ احادیث حصہ اول
اور
علامہ اقبال

آج کے مسلمان کی نقاب کشائی احادیث کے

آئینہ میں

محمد جمیل الدین صدیقی سسرمنڈنٹ ہائیکورٹ لے پی حیدرآباد (ریٹائرڈ)

ملنے کے پتہ حصہ آخر پر

ہدیہ

23-1-525 بی بی بازار

نزد کوئلہ عالمیہ حیدرآباد

4 روپے

بار اول

ایک ہزار

رحمن اسلامک پبلیشر

فہرست مضامین

صفحہ	عنوانات	صفحہ	عنوانات
۲	پہلی حدیث حصہ اول (جزو اول)	۱	پہلی حدیث حصہ اول (جزو اول)
۳	حدیث آتا ۷ دربارے اللہ پاک	۲	حدیث آتا ۸ دربارے خود یعنی رسول پاک
۱۴	حدیث آتا ۲۴ دربارے ایمان	۳	حدیث آتا ۲۵ دربارے لا الہ الا اللہ و محمد رسول اللہ
۱۵	حدیث آتا ۲۸ تا ۲۸ دربارے دین و اسلام	۴	آج کا مسلمان اور لا الہ الا اللہ
۱۶	حدیث آتا ۲۹ تا ۳۰ دربارے شرم و حیا وغیر	۵	آج کا مسلمان اور محمد رسول اللہ
۱۷	شرم و حیا وغیرت اور آج کا مسلمان	۶	حدیث آتا ۳۱ تا ۳۱ دربارے نماز
۱۸	پہلی حدیث حصہ چہارم (جزو اول)	۷	نماز اور آج کا مسلمان اور علامہ اقبال
۱۹	حدیث آتا ۳۱ دربارے قرآن	۸	پہلی حدیث حصہ دوم (جزو اول)
۲۰	قرآن اور آج کا مسلمان	۹	حدیث آتا ۳۲ تا ۳۲ دربارے سلام
۲۱	حدیث آتا ۳۳ تا ۳۳ دربارے تقدیر و دعا و تدبیر	۱۰	حدیث آتا ۳۴ تا ۳۴ دربارے دعا
۲۲	آج کا مسلمان تقدیر اور تدبیر و دعا	۱۱	آج کا مسلمان سلام اور مصافحہ کے فوائد
۲۳	نوٹ: گلستانِ احادیث جلد دوم بابت مسلمان ضرور ملاحظہ فرمائیے	۱۲	سے محروم کیوں؟
۲۴		۱۳	حدیث آتا ۳۵ تا ۳۵ دربارے کینہ
۲۵		۱۴	کہ درت تہمت اور آج کا مسلمان
۲۶		۱۵	غیبت تہمت بغض و کینہ چغلی و کدورت
۲۷		۱۶	اور آج کا مسلمان یا انخصوص علماء و سوا
۲۸		۱۷	حدیث آتا ۳۶ تا ۳۶
۲۹		۱۸	دربارے علم
۳۰		۱۹	علم کے تعلق سے ضروری وضاحت

سنائی گئے اوب سے میں نے غواہی نہ کی ورنہ
ابھی اس بحر میں باقی ہیں لاکھوں لولہ
(راقب ال)

حدیث دربارے اللہ پاک

حدیث

۱ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کی مخلوقات کو غور و فکر کا مرکز بنادیا اور اللہ کی ذات کے بارے میں فکر نہ کرو (چونکہ اللہ پاک کی ذات انسان کی عقل سے اس زندگی میں سمجھنے بالا تر ہے)۔ (ابن بخار)

۲ فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تم اپنے رب کو مرنے کے قبل کبھی نہیں دیکھو گے (طبرانی)

۳ فرمایا نبی برحق صلی اللہ علیہ وسلم نے تم اپنے رب کو یہ روز قیامت بالکل نمایاں دیکھو گے (طبرانی)

۴ فرمایا آٹھ نامدار صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں سے کہ اللہ کی عظمت کی کہ اللہ پاک تم کو بخشد یا نہ

۵ فرمایا سرکارِ دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کی عظمت میں ایک گھڑی فکر کرنا تمام رات کی عبادت سے بہتر ہے (کتاب فردوس)

۶ فرمایا رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ پاک رحیم ہیں اور رحم کرنے والے کو پسند

فرماتے ہیں اور ہر رحم کرنے والے پر اس کی رحمت ہوتی ہے (طبرانی)

۷ فرمایا نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کی نعمتوں پر غور کرو اللہ کی ذات کے بارے میں فکر نہ کرو (ابن ماجہ)

حدیث دربارے نور یعنی رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم

۸ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے "كَانَ اللَّهُ وَلَعَلَّ يَكُنْ مَعَهُ شَيْءٌ" اَوَّلُ مَا خَلَقَ نُورِی

یعنی اللہ تعالیٰ موجود تھا اور کوئی چیز نہ تھی سب سے پہلے اللہ تعلق نے میرا نور پیدا کیا (تمام مخلوقات علوی و سفلی اسی نور محمدی سے پیدا کی گئی)

۹ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے دریافت فرمایا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ

کے لئے نبوت کب ثابت ہوئی۔ ارشاد عالی ہوا "آدَمَ بَيْنَ الرُّوحِ وَالْجَسَدِ" یعنی میں

اس وقت نبی تھا کہ آدم روح اور جسم کے درمیان تھے مطلب یہ کہ ان کا جسم ابھی

بے جان تھا یعنی روح ان کے جسم میں داخل بھی نہ کی گئی تھی (ترمذی)

۱۰ فرمایا ام انبیاء خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بے شک میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک

خاتم النبیین تھا کہ آدم اپنی طبیعت میں بے جان پڑے ہوئے تھے (مشکوٰۃ)

۱۱ فرمایا فخر کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں محمد ہوں بیٹا عبد اللہ بن عبد المطلب کا

حدیث دربارے لا الہ الا اللہ اور محمد رسول اللہ (حدیث نمبر ۱۲ سے)

بے شک اللہ پاک نے مخلوق کو پیدا کیا تو مجھے بہترین مخلوقات (یعنی انسانوں) میں پیدا کیا۔ پھر آدمیوں کے دو گروہ (عرب و عجم) کئے تو مجھے بہترین گروہ (عرب) میں پیدا کیا۔ پھر عرب کے قبیلے بنائے تو مجھے بہترین قبیلہ (قریش) میں رکھا۔ پھر ان کے خاندان کئے تو مجھے بہترین خاندان (بنی ہاشم) میں رکھا۔ بس میں تمام مخلوق الہی سے خود بہتر ہوں اور میرا خاندان بھی سب خاندانوں سے افضل ہے (ترمذی)

حدیث دربارے لا الہ الا اللہ اور محمد رسول اللہ

۱۲ حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے حکم کہ میں لوگوں سے اس وقت تک جنگ جاری رکھوں جب تک کہ وہ لا الہ الا اللہ شہادت دیں اور جو ہدایت میں لے کر آیا ہوں اس پر ایمان لے آئیں سو جب وہ اس کو لیں تو انھوں نے اپنے جان و مال کو مجھ سے محفوظ کر لیا سوائے حق اسلام کے اور اس کا حساب اللہ کے ذمہ ہے (مسلم)

۱۳ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے بھی ایسی ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا مجھے حکم ہے کہ میں لوگوں سے جنگ جاری رکھوں اس وقت تک کہ وہ اس بات کو اہی دیں یعنی اقرار و اعلان کریں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے پیغمبر ہیں اور نماز قائم کرنے لگیں اور زکوٰۃ ادا کرنے لگیں پس وہ یہ سب کچھ کرنے لگے تو انھوں نے اپنے جان و مال کو مجھ سے محفوظ کر لیا سوائے حق اسلام کے اور ان کا اللہ کے سپرد ہے (بخاری و مسلم)

۱۴ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "لا الہ الا اللہ" کی شہادت دینا جنت کی کنجی ہے" (مسند)

۱۵ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جو شخص زبان و دل سے اس امر کی شہادت دے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور محمد اللہ کے رسول ہیں اس پر دوزخ کی آگ حرام کر دیتا ہے (مسلم)

حدیث دربارے لایزالہ الا اللہ اور محمد رسول اللہ

نمبر
حدیث

۱۷ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا دوزخ میں سے وہ سب لوگ نکال لئے جائیں گے جنہوں نے "لا الہ الا اللہ" کہا اور ان کے دل میں جو کے دانے کے برابر بھی بھلائی تھی پھر وہ لوگ بھی نکال لئے جائیں گے جنہوں نے "لا الہ الا اللہ" کہا اور ان کے دل میں گیمہوں کے دانہ برابر بھی بھلائی تھی اور اس کے بعد وہ لوگ بھی نکال لئے جائیں گے جنہوں نے "لا الہ الا اللہ" کہا اور ان کے دل میں ذرہ برابر بھی بھلائی تھی (بخاری و مسلم)

۱۷ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن میری شفاعت سے پہرہ مند وہی ہوں گے جنہوں نے خلوص قلب سے "لا الہ الا اللہ" کہا ہو (بخاری)

۱۸ عوف بن مالک سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے پاس رب کی طرف سے ایک آنے والا پیغام لے کر آیا اس میں میرے رب نے مجھے اختیار دیا کہ میں ان دو باتوں میں سے کوئی ایک بات اختیار کر لوں۔ (۱) یا یہ کہ اللہ میری نصف امت کو جنت میں داخل فرما دیں (۲) یا یہ کہ مجھے شفاعت کا موقع ملے تو میں نے حق شفاعت کو قبول کر لیا اور میری شفاعت ان لوگوں کے لئے ہوگی جو ایمان اور توحید کی میری دعوت کو قبول کر کے اس حال میں مرے کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتے تھے۔ (ترمذی و ابن ماجہ)

۱۹ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس کسی کا آخری کلام "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" ہوگا وہ جنت میں داخل ہوگا (ابوداؤد)

۲۰ حضرت ابوسعید اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ فرمایا حضور اکرم ﷺ نے کہ مرنے والوں کو۔ کلمہ کی تلقین کرو (مسلم)

۲۱ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ایمان کی شتر سے بھی کچھ اوپر شائیں ہیں۔ ان میں سے سب سے اعلیٰ اور افضل "لا الہ الا اللہ" کا قائل ہونا یعنی توحید کی شہادت دینا ہے اور ان میں ادنیٰ

حدیث دربارے لایزالہ اللہ اور محمد رسول اللہ

حدیث
کتاب

درجہ کی چیز اذیت اور تکلیف دینے والی چیزوں کا راستے سے ہٹانا ہے اور حیا کی ایک اہم شاخ ہے (بخاری و مسلم)

۲۲ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کو ایسی حالت میں موت آئی کہ اس کا یقین اور اعتقاد اس امر پر تھا سوائے اللہ کے کوئی معبود نہیں ہے تو وہ شخص جنت میں داخل ہوگا (مسلم)

۲۳ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور عرض کی مجھے ایسا کام بتائیے جسے کرنے سے جنت داخل ہو جاؤں۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ کی عبادت کرو اور کسی کو اس کا شریک نہ فرض نماز پڑھو۔ زکوٰۃ ادا کرو رمضان کے روزے رکھو (مسلم)

۲۴ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے (۱) شہادہ اَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ کی شہادت دینا اور اس بات کا دل سے اقرار کرنا کہ سوائے ایک اللہ کے کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول ہیں (۲) نماز پڑھنا (۳) زکوٰۃ دینا (۴) بیت اللہ شریف کا حج کرنا اور (۵) در شریف کے روزے رکھنا (بخاری)

۲۵ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک ہی سواری پر سوار تھا اور میرے اور آپ کے درمیان کجاوے کے پچھلے حصے کے سوا اور کوئی چیز حاصل نہ تھی (یعنی میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے بالکل بلا ہوں بیٹھا تھا چلتے چلتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے پکارا "معاذ بن جبل" میں نے عرض کیا میں حاضر ہوں حکم صادر ہوا "آپ خاموش رہے۔ پھر کچھ دیر چلنے کے بعد حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے پکارا "معاذ بن جبل" میں نے پھر عرض کی "یا رسول اللہ میں حاضر ہوں حکم صادر ہوا" آپ خاموش رہے تیسری بار پھر آپ نے ارشاد فرمایا "تم جانتے ہو کہ بندوں پر اللہ کا کیا حق ہے؟ میں نے عرض کیا کہ "اللہ اور اس کے رسول ہیں کو زیادہ علم ہے"۔ ارشاد عالی ہوا اللہ کا حق بندوں پر یہ ہے کہ اس کی عبادت و بندگی

کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں۔ پھر کچھ دیر چلنے کے بعد وہ پہلے پکارا۔
"معاذ بن جبل" میں نے جواب دیا "یا رسول اللہ میں حاضر ہوں" آپ نے پوچھا "تم جانتے
ہو جب بندے اللہ کا حق ادا کریں تو پھر اللہ پر بندے کا کیا حق ہے۔ میں نے عرض کیا اللہ اور
اس سے رسول ہی کو زیادہ علم ہے ارشاد ہوا "یہ کہ انھیں عذاب میں نہ ڈالے۔ (بخاری و مسلم)

آج کا مسلمان اور لا الہ الا اللہ یعنی توحید

ایک زمانہ تھا کہ توحید کی قوت نے مسلمانوں کو اس قدر قوی بنا دیا تھا کہ دنیا پر چھا گئے
تھے اور آج توحید ایک مسئلہ علم کا بن کر رہ گئی ہے اور صرف زبان سے حتیٰ ادا کیا جا رہا ہے یا
پھر قلم سے اظہار ہو رہا ہے اور عمل کا جہاں تک تعلق ہے مسلمانوں نے بت پندار کو اپنا
خدا بنا رکھا ہے لہذا مائل بہ زوال بھی ہیں اور ذلیل و خوار بھی بعد مطالعہ غائر علامہ اقبال
نے خوب تجزیہ کیا ہے۔

زندہ قوت تھی جہاں میں بھی توحید کبھی
روٹی اس صوفے اگر ظلمت کردار نہ ہو
بطحیٰ میں نکتہ توحید آ تو سکتا ہے
زیماں سے گر گیا توحید کا دعویٰ تو کیا حاصل
آج کیا ہے نقطہ ایک مسئلہ علم کلام
خود مسلمانوں سے پوشیدہ ہے مسلمان کا مقام
ترے دماغ میں بت خانہ ہو تو کیا کہیے
بنایا ہے بت پندار کو اپنا خدا تو نے
توحید کے فوائد فہرذا اور اجتناباً یوں ظاہر کرتے ہیں۔

فرد از توحید لا ہوتی شود ؛ ملت از توحید جبہ رقی شود
ترجمہ:- فرد توحید سے لا ہوتی بنتا ہے اور جماعت توحید سے جبر رقی ہوتی ہے۔

آج کا مسلمان اور محمد رسول اللہ

کہنے کو تو آج کا ہر مسلمان محمد رسول اللہ کہتا اور جان خدا کرنے کا دعویٰ کرتا ہے لیکن
دفاع محمد سے محروم اور احکام شریعت محمدی سے اس قدر نا بلند نا آشنا اور دور ہو گیا
ہے کہ علامہ اقبال فرماتے ہیں۔

کون ہے تاو یک آئین رسول مختار مصلحت وقت کی ہے کس کے عمل کا
کس کی آنکھوں میں سما ہے شعراغیاد ہو گئی کس کی نگہ طرز سلف سے
قلب میں سوز نہیں روح میں صلہ نہیں کچھ بھی پیغام محمد کا نہیں پاس
ہاتھ بے زور میں الحاد سے دل خوگر ہیں اُمّتی باعث رسوائی پیغمبر ص

۲۷ فرمایا آقا دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مومن کا نور ہے (ترمذی)

۲۷ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز دین کا ستون ہے (موطا)

۲۸ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کی ایسی عبادت کو کہ گویا تو اللہ

ہے اور اگر تو ایسا نہیں کر سکتا تو یہ سمجھ کر عبادت کو کہ وہ تجھے دیکھ رہا ہے

۲۹ رسول عربی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی

کھڑا ہوتا ہے تو اللہ کے سامنے ہوتا ہے (کتاب فردوس)

۳۰ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہترین کار کی دو رکعت نماز غیر یہ

دو رکعت سے بہتر ہے (کتاب فردوس)

۳۱ ارشاد فرمایا آقا دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں دوسری طرف (قصہ

نہ کر و جس نے ایسا کیا اس کی نماز نہیں ہوتی (طبرانی)

۳۲ تاکید فرمائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز وقت پر پڑھا کرو (مسما

۳۳ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو نماز کو بھول جائے تو جب یاد

کو پڑھ لے (ترمذی)

۳۴ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہر قدم جو تو مسجد کی طرف اٹھ

ہر قدم پر ثواب ہے (احمد)

۳۵ ارشاد عالی ہوا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا جو صبح و شام نماز پڑھ

جنت میں داخل ہوگا (بخاری)

۳۶ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ ہر نماز جس میں تمام مسلمان

کے لئے سنانے مانگی جائے ناقص ہے (ابن حبان)

حدیث
کتاب

۳۷ فرمایا حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے جو نماز نہ پڑھے اس کا کوئی دین نہیں (المروزی)

۳۸ رحمت اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جماعت کی نماز تہ نماز سے پچیس دو بجے زیادہ افضل ہے (بخاری)

۳۹ فرمایا آقا نامہ دار صلی اللہ علیہ وسلم نے جب نمازی دو ہو تو برابر کھڑے ہو کر نماز پڑھیں اور اگر تین ہو تو ایک آگے ہو جائے (قطعی)

۴۰ فرمایا آقا دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں صفوں کو اچھی طرح درست (سیدھی) کرو۔ (احمد)

نماز اور آج کا مسلمان اور علامہ اقبال

قرآن میں اللہ پاک فرماتے ہیں اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰی عَنِ الْفَحْشَاۃِ وَالْمُنْكَرِ (نماز بخش بے ہودہ باتوں ناستائتہ حرکات بے حیائی اور نیکو کے منع کئے ہوئے امور سے روکتی ہے) آج مسلمان نماز بھی پڑھتا ہے جھوٹ کو شیر اور سمجھتا ہے سود سے بھی پرہیز نہیں کیا کاری ہے گریز نہیں۔ غیبت تو مسجد میں قبل از نماز اور بعد از نماز باری ہے مساجد کی کیتھوں کے جھگڑے الامان الحفیظ۔ کسب حلال کا پتہ نہیں، نمازی کا جیب رشوت اور ناجائز کائی سے اور پیٹ حرام کی کائی سے بھرا ہے اور نمازی نماز کے لئے کھڑا ہے نمازی کا سینہ کدورت اور کینہ سے لب ریز ہے۔ وحدانیت پر یقین کامل ہی نہیں ان ہی حالات کو دیکھ کر علامہ اقبال ماتم کہتے ہیں

ہے میرے سینہ بے نور میں اب کیا باقی ؛ لا الہ الا مردہ و افسردہ بے ذوق نمود
اب کہاں میرے نفس میں وہ حرارت و گلاز ؛ بے تب و تاب و روں مر صلوٰۃ اور درود
ہے میری بانگ اذان میں نہ بگڑی نہ شکوہ ؛ کیا گوارا ہے تجھے ایسے مسلمان کا سجدو؟
وہی سجدہ ہے لائق اہتمام ؛ کہ ہو جس سے ہر سجدہ تجھ پر حرام
تری نماز میں باقی جلال ہے نہ جمال ؛ تری اذان میں نہیں ہے میری سحر کا پیام
سلطوت توحید قائم جن نمازوں سے ہوئی ؛ وہ نمازیں ہند میں نذر برہمن ہو گئیں
ترا امام بے حضور تری نماز، سرور ؛ ایسی نماز سے گنہ ایسے امام سے گز

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

سالار کارواں

سالار کارواں ہے میر حجاز اپنا

اس نام سے باقی آرام جاں ہمارا

نگاہ عشق وستی میں وہی اول وہی آخر

وہی قرآن وہی فرقان وہی یسین وہی طہا

قوت عشق سے ہر پست کو بالا کر دے

دہر میں اسم محمدؐ سے اُجالا کر دے

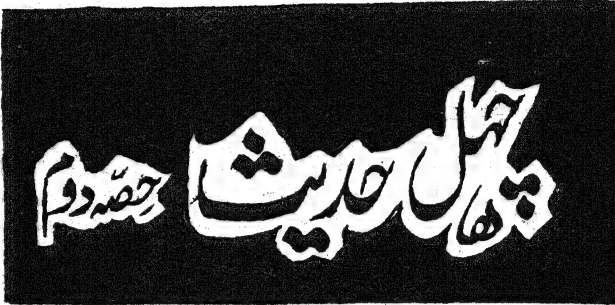
(اقبال)

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

فرمان اللہ پاک :-

کی محمدؐ سے وفاتوں نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں (علامہ اقبال)

گلستانِ احادیث (جزِ اول) (ترجمہ) یعنی



آج کے مسلمان کی نقاب کشائی احادیث کے
آئینہ میں اور علامہ اقبال

محمد جمیل الدین صدیقی پسر منڈنٹ ہائی کورٹ اے بی حیدر آباد (ریٹائرڈ)

مدیہ

مکان نمبر 525 - 1 - 23 بی بی بازار
نزد کوئلہ عالیہ سجادہ حیدر آباد ۷

رحمن اسلامک پبلیشرز

بار اول
۱۰۰۰
ایک ہزار

علامہ اقبال قوم کے دیدہ ورس ان کے نظریات کے تحت مصطفیٰ
لکھے گئے وہ کتب جن کا مطالعہ ہر گھر میں رہنا ضروری ہے

مسلمانوں کے زوال کے اسباب علامہ اقبال کی نظر میں۔ کل کاموں اور آج کا مسلمان

فلسفہ لا الہ الا اللہ فلسفہ محمد رسول اللہ فلسفہ نماز، روزہ، حج و مسجد
قرآن اور مسلمان

مسلمانوں کے تکلیف وہ سوہان روح زوال کا حل سورہ قل ہو اللہ احد (سورہ اخلاص)
سین مفریہ۔ علامہ اقبال کی لاجواب تفسیر

علامہ اقبال اور فلسفہ تقدیر و تیر و تشر فلسفہ وطن — فرقہ آراہیں
فلسفہ آزادی اُمت محمدی —

مسلمانوں کے عہد زوال میں عورت کا رول و ترقی کے نظریات
علامہ اقبال

ہندوستان آکر مسلمانوں نے کیا دیکھا؟ کیا کیا؟ کیا دیا؟
کیا پایا؟ کیا کھویا؟ علامہ اقبال کے نظریات و آیات قرآنی (مترجم)

علامہ اقبال اور فلسفہ زندگی اور موت از دوشے قرآن حکیم اور فرامین مصطفویٰ صلعم

علامہ اقبال اور فلسفہ جہاد از دوشے قرآن مجید و فرامین رسول اللہ صلعم

علامہ اقبال اور فلسفہ شہادت امام حسینؑ از محمد جمیل الدین صدیقی سنہ شذنت ہائیکوٹ
(دہلی)

مشائخ محمد کبیر کی شہان غلاماں سن لیجے از محمد جمیل الدین صدیقی ہائیکوٹ (دہلی)

والدین کے حقوق قرآن اور فرامین رسول اللہ صلعم کی روشنی میں از محمد جمیل الدین صدیقی

فلسفہ جہاد فی سبیل اللہ اور علامہ اقبال از دوشے قرآن مجید و فرامین مصطفویٰ صلعم

حدیث زبانی سے سلام

حدیث

- ۱ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ گفتگو سے پہلے سلام ہونا چاہیئے (ترمذی)
- ۲ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا آپس میں سلام کو رواج دو۔ محبت بڑھے گی (مسلم)
- ۳ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ چھوٹا بڑے کو سلام کرے چلتے والا بیٹھے ہوئے کو اور کم آدمی زیادہ آدمیوں کو۔ سوار پیدل چلتے والے کو سلام کرے (بخاری)
- ۴ حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اچھا آدمی وہ ہے جو سلام کرنے میں پہل کرے
- ۵ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم بچے تھے حضور الزمعلم ایک مرتبہ ہمارے پاس تشریف لائے تو آپ نے ہمیں سلام کیا (ابن ماجہ)۔ (آج کل تو بڑے چھوٹوں کو سلام کرنا تو ہیں سمجھتے ہیں۔ رسول اللہ کا سلام میں سبقت کرنا حسن ترتیب کے لئے ہے)
- ۶ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا آقا نادر صلعم نے جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی سے ملے تو چاہئے کہ اسے سلام کرے پھر اگر دونوں کے درمیان کوئی درخت اور دیوار یا پتھر حائل ہو جائے تو پھر سلام کرنا چاہئے (ابوداؤد)
- ۷ (سلام سلامتی کی دعا ہے آج ایسا کرنے کو دلیوانہ پن سمجھتے ہیں لہذا مسلمان مائل بہ زوال ہوا)
- ۸ حضرت عمر بن شعیب سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلعم نے وہ شخص ہماری جماعت میں نہیں جس سے دوسری قوموں کی مشابہت کی یہود نصاریٰ کے مشابہت اختیار نہ کرے کہ یہودیوں کا سلام انگلیوں کے اشارہ سے ہوتا ہے اور نصاریٰ کا سلام پتھیلیوں کے اشارہ سے (ترمذی)۔
- ۹ (کس کی آنکھوں میں سما ہے شعرا غیار ؛ ہو گئی کس کی نگہ طرز سلف سے سب خار) اقبال
- ۱۰ روایت ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے فرمایا رسول اللہ صلعم نے جب اہل کتاب میں سے کوئی تمہیں سلام کرے تو تم جواب میں صرف و علیکم کہو (ابن ماجہ)۔
- ۱۱ فرمایا حضور نبی کریم صلعم نے (کسی سے جھگڑا ہو تو تین دن سے زیادہ سلام و کلام بند مت کرو (حاکم)
- ۱۲ (آج کل عام مسلمان میں تو کیا علماء میں بھی سلام تا حیات بند ہیں)

حدیث دربارِ رسول و مصافحہ

حدیث

- ۱۰ حضرت انس رضی سے روایت ہے کہ فرمایا رسول مقبول نے جب تم اپنے گھر والوں سے سلام کرو اس سے تم پر اور تمہارے گھر والوں پر برکت نازل ہوگی (ترمذی)
- (آج کل ہر شخص اپنے گھر میں بغیر سلام کے داخل ہوتا ہے لہذا برکت غائب ہے)
- ۱۱ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا السلام علیکم آ کا جواب دیا وہ بیٹھ گیا تو آپ نے فرمایا اس کی دس نیکیاں لکھی گئیں۔ پھر ایک شخص آ السلام علیکم رحمۃ اللہ حضور انور صلم نے اس کا جواب دیا وہ بیٹھ گیا۔ حضور پر نور ص اس کے حساب میں بیس نیکیاں لکھی گئیں۔ پھر ایک شخص آیا۔ اس نے کہا السلام و برکتہ۔ حضور دو جہاں صلم نے اس کے سلام کا جواب دیا وہ بھی بیٹھ گیا تو آ نے فرمایا اس کے حساب میں تیس نیکیاں لکھی گئیں۔ (ترمذی)
- (آج کا مسلمان گناہ کا نہ میں بہت آگے ہے اس قدر آسان طریقہ پر نیکیاں کما۔)
- ۱۲ حضرت ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ فرمایا رسول کریم صلم نے کہ ان میں سے کوئی نہیں ہے جو مجھ پر سلام بھیجے مگر یہ کہ اللہ اس کو میرے پاس بھیجتا ہے یہاں تک سلام کا جواب دیتا ہوں (ابوداؤد ترمذی)۔
- (جب رسول اللہ صلم سلام کا جواب دیتے ہیں تو وہ ایک مقبول دعا بن جاتی ہے ا فائدہ اٹھانا چاہیے۔)
- ۱۳ حضرت ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے تم جب تک مومن نہ بن جاؤ گے جنت میں ہوں گے جب تک آپس میں محبت نہ کرو گے اور کیا تمہیں ایسی بات نہ بتاؤں کہ حیب میں لاؤ تو آپس میں محبت کرنے لگو۔ تم آپس میں سلام کو رواج دو۔ (ابن ماجہ)
- ۱۴ حضرت ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا تم جنت میں نہیں جا سکتے صاحب ایمان نہ ہو جاؤ اور تم پورے مومن نہیں ہو سکتے جب تک تم میں یا ہم محبت نہ ہو۔ ایسی بات بتلاؤں کہ اگر اس پر عمل کرنے لگو تو تم میں یا ہم محبت پیدا ہو جائے۔ بات یہ ہے کہ تم اپنے درمیان سلام کا رواج پھیلاد اسکو عام کرو (مسلم)۔

حدیث > دربارِ مصافحہ

حدیث نمبر

(حدیث ۱۳، ۱۴) بلحاظ مطلب ایک ہیں رسول اللہ صلیم نے مومن بننے اور جنت میں جانے آپس کی محبت کو لازم قرار دیا ہے آج کل مسلمانوں کے لئے دو سوال ہیں جب کہ ان میں آپس میں محبت نہیں نفرت ہے وہ بوجہ فرمان رسول پاک وہ داخل جنت ہو ہی نہیں سکتے دوسرے یہ کہ اگر سلام مسلمان آپس میں کر بھی رہے ہیں تو ایمان کی لذت سے محروم رہنے کی وجہ سے آپس کی محبت سے محروم ہیں تو مومن کیسے؟ اور ان کے لئے جنت کا سوال ہی کیا؟

۱۴۔ حضرت عطاء خراسانی سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلیم نے آپس میں مصافحہ کیا کرو۔ اس سے کینہ جاتا رہے گا اور ایک دوسرے کو تحفہ دیا کرو اس سے محبت پید ہوگی اور عداوت دور ہو جائیگی (ہائے رے ایمان! کہ آج مصافحہ بھی جاری اور دل میں کدورت بھی باقی مسلمان ایک دوسرے (مالک) کو غیبت کا تحفہ دیتا ہے)

۱۵۔ دلیلی میں بھی اس نوعیت کی حدیث درج ہے کہ فرمایا نبی کریم صلیم نے مصافحہ کرو کیونکہ یہ مصافحہ تمہارے دلوں سے بغض و کینہ دور کرتا ہے۔ (دلیلی)

۱۶۔ حضرت انسؓ نے روایت کی کہ جب اہل ایمان آئے تو رحمتہ العالین صلیم نے فرمایا کہ تمہارے پاس اہل ایمان آئے ہیں اور وہی سب سے پہلے اپنے ساتھ مصافحہ لائے ہیں۔ (ابوداؤد) (یعنی محبت بھرا دل یا بھی صلح و محبت لائے ہیں مومن کے جب ہاتھ ذریعہ مصافحہ ملتے ہیں تو دل بھی مل جاتے ہیں)

۱۷۔ حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ فرمایا نبی برحق صلیم نے سلام کی تکمیل مصافحہ کے لئے ہاتھ تھکا منا ہے (ترمذی)

۱۸۔ حضرت انسؓ سے روایت کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلیم سے دریافت کیا کہ یا اللہ کے رسول! جب ہم اپنے بھائی سے ملیں تو کیا سلام کے بعد جھک جائیں یا نہیں؟ اس شخص نے پھر پوچھا "کیا لپٹ جائیں اور بوسہ لیں؟" فرمایا "نہیں" پھر دریافت کیا کیا اس کا ہاتھ تھام لیں اور مصافحہ کریں ارشاد گرامی ہوا "ہاں"۔ (ترمذی)

۱۹۔ فرمایا رسول صادق صلیم نے جب دو مسلمان ملتے ہیں اور مصافحہ کرتے ہیں تو ایک دوسرے سے جھڑپوں کے قبل گناہ معاف کر دے جاتے ہیں (ابوداؤد)۔

حدیث دربارے کینہ کدورت تہمت اور آج کا مسلمان

حدیث نمبر

آج کا مسلمان سلام اور مصافحہ کے فوائد سے محروم کیوں؟

جب رسول صادق صلعم نے سلام اور مصافحہ کے مندرجہ بالا فوائد بتائے ہو
آج کا مسلمان حتیٰ کہ علماء تک ان فوائد سے محروم کیوں ہیں بجز محبت میں غرق ہونے
بجائے نفرت و کدورت کے سمندر میں غرق کیوں ہیں جیسا کہ حدیث میں یہاں
اور نصاریٰ کی مشابہت نہ کرنے حکم ہوا ہے اور ہم مشابہت میں گم ہو کر ایمان کا سود
چکے ہیں لہذا حفیظ اور علامہ اقبال فرماتے ہیں۔

ہر سہارا بے عمل کے واسطے بے ذہ ہے؛ آنکھ ہی کھولے نہ جب کوئی اجالا کیا کرے
وضع میں تم ہو نصاریٰ تو تمدن میں ہنود؛ یہ مسلمان ہیں جنہیں دیکھ کر شرابیوں پر ہنود
حدیث دربارے کینہ کدورت تہمت اور آج کا مسلمان

حضور نبی صادق صلعم نے فرمایا غیبتِ قتل سے بڑی بات ہے (دلیلی)

۲۰

(آج کا ہر مسلمان اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر جائزہ لے کر آیا وہ غیبت سے محفوظ
ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ پوچھا حضور انور صلعم نے صحابہ سے تمہیں معلوم ہے؟
کیا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا۔ اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتا ہے فرمایا "تمہارا اپنے
کا ذکر اس طرح کرنا جس کو وہ بُرا سمجھے۔ عرض کیا گیا "اگر میرے بھائی میں وہ بات ہو جو
کہتا ہوں، حضور زندہ قلب روشن غیر صلعم نے فرمایا اگر وہ بات اس میں ہے جو تم
تہمت نے اس کی غیبت کی اور اگر وہ بات ہے ہی نہیں پھر تو تم نے اس پر بہتان
(آج کل عام مسلمانوں کا سوال ہی کیا ہے نام نہاد علماء غیبت میں مبتلا ہیں اور بہتان تراشی
ابو ہریرہؓ سے روایت کہ پوچھا نبی کریم صلعم نے تمہیں معلوم ہے کہ غیبت کیا ہے؟
عرض کیا "اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتا ہے" حضور نے فرمایا اپنے بھائی کا ذکر اس
کرنا جس کو وہ بُرا سمجھے۔ (مسلم)

۲۱

۲۲

فرمایا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے آپ کو چغل خوری اور لُترے پن لگا دیا
عادت سے بجاؤ۔ (ابن عساکر)

۲۳

حدیث در بارے کینہ، کدورت، تہمت اور آج کا مسلمان

حدیث
نمبر

۲۴ عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلعم نے چغلی کھانے اور غیبت کرنے اور غیبت سننے سے منع فرمایا ہے (ریاض الصالحین)۔

۲۵ حضرت مستورؓ سے روایت کہ فرمایا نبی امی اور عالم کامل کے حامل حضور انور صلعم نے جس نے کسی مسلمان کی غیبت کر کے ایک لقمہ بھی کھایا تو خداوند تعالیٰ اتنا ہی لقمہ (آتش) جہنم کا کھا لینگا اور جس نے کسی مسلمان کی غیبت کر کے کوئی کپڑا پہنا اللہ تعالیٰ اسے (آتش) جہنم سے اتنا ہی کپڑا پہنائے گا (ابوداؤد)۔

۲۶ فرمایا حضور نبی برحق صلعم نے غیبت کرنے والا اور غیبت سننے والا دونوں گناہوں میں شریک ہیں۔
فرمایا نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چغلی نور جنت میں نہیں جائے گا۔ (مسلم)

۲۸ حضرت انسؓ سے روایت ہے فرمایا سرکار دو جہاں صلعم نے جب میرے اللہ نے مجھے معراج عطا فرمائی تو میرا گور ایک قوم پر ہوا جس کے ناخن تانبے کے تھے اور وہ اپنے چہرے اور سینے کو کھسوٹ رہے تھے میں نے جبرئیلؑ سے پوچھا یہ کون لوگ ہیں جبرئیلؑ نے جواب دیا یہ لوگ وہ ہیں جو لوگوں کا گوشت کھاتے (غیبت کرتے) اور ان کی آبرو اتارتے تھے (ابوداؤد)

۲۹ حضور نبی کریم صلعم نے فرمایا کسی پر تہمت (جھوٹا الزام) لگانے والا جنت میں نہیں جائیگا۔ (دلمی)
فرمایا ہادی برحق صلعم نے آپس میں بغض دیکھتے رہو اور ایک دوسرے کو دیکھ کر پیٹھ نہ چھیرو۔ (بخاری و مسلم)

غیبت، تہمت، بغض، کینہ، چغلی، کدورت اور آج کا مسلمان بالخصوص علماء

صحابہ اکرام اور اکابر سلف نے رسول اللہ صلعم کے احادیث و تعلیمات پر عمل کر کے اپنے مقام اعلیٰ و منزل شریا کی چوٹی پر بنائی تھی آج کا مسلمان اور نام نہاد علماء کی ایک کثیر تعداد غیبت، تہمت، بغض، کینہ، چغلی، کدورت میں مبتلا ہو کر بربادی سے ہمکنار ہو گئی ہے خصوصاً علماء کے مقدمات عدالتوں میں باعث شرم ساری قوم کے لئے بن گئے ہیں جس کی فہرست تیار کی جائے تو کئی ضخیم کتب ہو جائیں جس میں وہ جھوٹے حلفنامے داخل کرتے اور ایک دوسرے پر الزامات لگاتے اور نہ اپنے غور ہونے کا ثبوت دیتے ہیں نہ خود دار ہونے کا اس

لئے علامہ اقبال نے فرمایا ہے۔

تم سو آپس میں غصہ نہ کرو، آپس میں رجم؛ تم خطا کا رد خطا ہیں و خطا پوش و کریم
خود کسی شے سے تمہارا وہ غیور و خوددار؛ تم اخوت سے گریزاں وہ اخوت پذیر و شہید

حدیث دربارے علم

حدیث
نمبر

۳۱ فرمایا آقا و جہاں صلعم نے طلب العلم فولیضہ علی کل مسلم یعنی علم کا طلب کرنا
سیکھنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے۔ (ابن ماجہ)

۳۲ فرمایا آقا و جہاں صلعم نے علم حاصل کرو چاہے وہ چین میں ہو یعنی علم حاصل کرنے لگتی ہی
طویل ساخت اور تکلیف کیوں نہ ہو اٹھاؤ۔

۳۳ حضور انور صلعم نے فرمایا رجم کا حاصل کرنا بہترین عبادت ہے۔ (ابن حبان)

۳۴ روایت ہے حضرت عبداللہ بن عمر رضی سے فرمایا نبی مکرم صلعم نے کہ تھوڑا سا علم سیکھ لیتا
بہت سی عبادت سے بہتر ہے۔ (بیہقی)

۳۵ روایت ہے حضرت انس رضی سے کہ فرمایا حضور صلعم نے کہ جو شخص علم دین حاصل کرنے کے
لئے گھر سے نکلے وہ اس وقت تک گھر واپس نہ ہو خدا کی راہ میں ہے۔ (ترمذی - دارمی)

۳۶ حضرت معاویہ رضی سے روایت ہے فرمایا نبی مکرم صلعم نے جس شخص کو اللہ تعالیٰ پھر سے
نوازنا چاہتا ہے اسے اپنے دین کا علم و فہم عطا فرماتا ہے (بخاری و مسلم)

۳۷ حضور نبی کریم صلعم نے فرمایا جو شخص علم سیکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی روزی کے
ذمہ دار ہو جاتے ہیں۔ (الخطیب البخاری)

۳۸ فرمایا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بچپن میں علم حاصل کرنا پتھر کے نقش کی طرح
پائیدار ہوتا ہے۔ (بیہقی)

۳۹ فرمایا حضور نبی کریم صلعم نے اللہ تعالیٰ جس بندے کو ذلیل کرنا چاہا اسے علم سے
محروم کر دیتے ہیں۔ (ابن عاکر)

۴۰ ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا مومن کو اس کے جہاں اعمال
کا ثواب پہنچتا ہے اس میں ایک تو علم ہے جس کو اس نے سیکھا اور رواج دیا تھا اور

حدیث دربارِ علم

حدیث

دوسرے نیک اولاد ہے جس کو اپنے بعد چھوڑا تیسرے قرآن ہے جو داروں کے لئے چھوڑا ہو چوتھے مسجد ہے جس کو اپنی زندگی میں بنایا یا بخیریں سرانے اور مسافر خانہ ہے جس کو اس نے تعمیر کیا ہو۔ چھٹے نہر ہے جس کو اس نے جاری کیا ہو ساتویں وہ خیرات ہے جس کو اس نے اپنی صحت اور زندگی میں اپنے مال سے نکالا ہو۔ ان تمام چیزوں کا ثواب اس کے مرنے کے بعد بھی اس کو پہنچتا ہے (ابن ماجہ - ہیثمی)

علم کے تعلق سے ضروری وضاحت | علم دو طرح کے ہوتا ہے (۱) علم دینی (۲) علم دنیوی۔ علم دین کا حاصل کرنا تو ہر

مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے لیکن دنیوی علم جو شرکت سے پاک اور قلعہ بخشی ہو اس کے سیکھنے کی مانفت نہیں بلکہ اس کے لئے بھی حکم ہے عورت کے لئے بھی عین طرح کہ مرد کیلئے اس کے لئے ایک علی حدیث یعنی علی رسول مقبول صلعم پیش ہے۔

حضرت شفاء بنت عبد اللہ کی اسناد | حضرت شفاء بنت عبد اللہ کا شمار

نہایت ہی جلیل القدر صحابیات میں ہے آپ ان معدودے چند خواتین میں سے تھیں جو لکھنا پڑھنا جانتی تھیں۔ کئی امراض کے مریض آپ کے پاس حاضر ہوتے تھے اور بفضل خدا شفا پاتے تھے اور آپ منتر لڑنے سے ان کا علاج فرماتیں علامہ ابن اثیر لکھتے ہیں کہ عرب کی زہری قسم کی لال چوٹی کاٹتی تو آپ ایک منتر پڑھ کر جگہ پر پھونکیں تو زہر اتر جاتا ہے میں جب رسول اللہ صلعم نے حضرت حفصہ بنت عمر فاروق رضی اللہ عنہا سے نکاح فرمایا تو شفاء بنت عبد اللہ سے فرمایا حفصہؓ کو لکھنا پڑھنا سیکھاؤ حسب الحکم آپ نے ام المومنین حضرت حفصہؓ کو لکھنا پڑھنا سیکھایا اور ایک دن حضرت شفاءؓ رسول اللہ صلعم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ میں زمانہ جہالت سے لال چوٹی کاٹنے پر یہ منتر پڑھا کرتی ہوں کیا اسے جاری رکھوں یا روک دو رسول اللہ صلعم نے منتر سنا اس میں شرک کی کوئی آئینہ نہیں تھا لہذا حضور اور صلعم نے نہ صرف اس کو پرکھ کر مخلوق خدا کو قائدہ پہنچانے کی اجازت دی بلکہ اسے قائل فرمایا جس طرح تم نے حفصہؓ کو لکھنا

پڑھنا سیکھا یا ہے یہ منتر بھی حفصہؓ کو سیکھا اور اس ارشاد سے دو چیزیں ثابت ہوتی ہیں۔

(۱) لکھنا پڑھنا مردوں کی طرح بحکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عورتیں کے لئے بھی ضروری ہے۔

(۲) دنیوی علم بشرطیکہ شرک سے پاک ہو سیکھنے کی اجازت ہے اور وہ علم جو شرک سیکھا ہے

ایمان سے دور کر کے منع ہے جیسا کہ علامہ اقبال نے موجودہ تعلیم کے بارے میں کہا ہے۔

گلہ تو گھونٹ دیا اہل مدرسہ نے تیرا

کہاں سے آئے صد لا الہ الا اللہ

دینی تعلیم مقدم ہے اور دنیوی تعلیم موخر۔ لہذا دنیوی تعلیم ایسی نہ

ہو کہ دین ہی ہاتھ سے جانا رہے اور صرف دنیا ہی سب کچھ بن کر ہاتھ آجائے جیسا

علامہ اقبال سمجھاتے ہیں۔

جب پیر فلک نے ورق ایام کا الٹا

آئی یہ صدا پاؤ گے تعلیم سے اغراز

آیا ہے مگر اس سے عقیدوں میں تنزل

دنیا تو ملی طائرِ دین کر گیا پرواز

دین ہو تو مقامِ دین بھی پیدا ہو بلندی

فطرت ہے جوانوں کی زمینِ گہر زمینِ تراز

اگر دینی تعلیم مکمل رہے ایمان پختہ ہو تو دنیوی تعلیم حاصل کرنے میں کوئی

قیاحت اور نقصان نہیں ہو سکتا جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سفار بن ہبشہؓ کو اجازت

دی اور ام المؤمنین حضرت حفصہؓ کو علم دنیوی سیکھانے حکم فرمایا ان حالات میں علامہ

اقبال فرماتے ہیں

جوہر میں لا الہ تو کیا خوف

تعلیم ہو گر فرنگیانہ

فرمانِ اللہ پاک :-

کی محمدؐ سے وفاتوں نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں
(علامہ اقبال)

گلستانِ احادیث (جز اول) یعنی



آج کے مسلمان کی نقاب کشائی احادیث
کے آئینے میں اور علامہ اقبال

محمد جمیل الدین صدیقی سہنٹنڈنٹ ہائیکورٹ اے پی
حیدرآباد (ریٹائرڈ)

ملنے کے پتہ صفحہ آخر پر

ہدیہ

H.No. 23-1-525

بی بی انارکلی نزد کوئلہ عالی ماہ حبیب آباد

رحمن اسلامک پبلیشر

بار اول

۱۰۰۰

علامہ اقبال قوم کے دیدہ و رہیں ال کے نظریات کے تحت کھٹے گئے مصنف
وہ کتب جن کا مطالعہ اور ہر گھر میں رہتا ضروری ہے۔

مسلمانوں کے زوال کے اسباب علامہ اقبال کی نظریں۔ کل کاموں آج کا مسلمان

فلسفہ لا الہ الا اللہ فلسفہ محمد رسول اللہ طیف ناز، روزہ، حج و مسجد
قرآن اور مسلمان

مسلمانوں کے تکلیف دہ سوچان روح زوال کا حل میں مقرر ہے۔ علامہ اقبال کی لاجواب تفسیر
سورہ قل ہو اللہ احد (سورہ اقلام)

علامہ اقبال اور فلسفہ تقدیر و فیروشر فلسفہ وطن۔۔۔ فرقہ آراشیال
مذہب اور اتحاد امت محمدی

مسلمانوں کے عہد زوال میں معیشت کا عہد و رول کے نظریات
علامہ اقبال

ہندو مت اور مسلمانوں کے کیا دیکھا؟ کیا لیا؟ کیا دیا؟
کیا پایا؟ کیا کھویا؟ علامہ اقبال کے نظریات و آیات قرآنی دھڑا

علامہ اقبال اور فلسفہ زندگی اور موت از دے قرآن مجید و فرامین رسول اللہ صلی

علامہ اقبال اور فلسفہ جہاد از دے قرآن حکم اور فرامین مصطفوی صلی

علامہ اقبال اور فلسفہ شہادت امام حسینؑ از محمد جمیل الدین صدیقی سنٹرل ٹیڈٹ ہائیکورٹ (دہلی)

شان محمد کیا کہیے، شان غلاماں سن لیجیے از محمد جمیل الدین صدیقی سنٹرل ٹیڈٹ ہائیکورٹ

والدین کے حقوق قرآن اور فرامین رسول اللہ صلی کی روشنی میں از محمد جمیل الدین صدیقی

فلسفہ جہاد فی سبیل اللہ اور علامہ اقبال از دے قرآن مجید و فرامین مصطفوی صلی

رحمن اسلامک پبلیشر
بی بی بازار نزد کوئٹہ علیہ
H-NO-23-1-525
محمد آباد علیہ

حدیث دربارے ایمان

- ۱ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ شہنشاہ دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کا زبان ہے کہ جو شخص ایمان کی حقیقی لذت سے آشنا ہو جائے گا چاہتا ہے اس کو چاہیے کہ وہ کسی کو دوست نہ رکھے مگر اللہ کے لئے (حاکم)
- ۲ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے کہ حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے بتلاؤ ایمان کونسی دستاویز زیادہ مضبوط ہے (یعنی ایمان کے شعبوں میں سے کونسا شعبہ زیادہ پائیدار ہے) ابوذر نے عرض کی کہ اللہ اور اس کے رسول ہی کو زیادہ علم ہے لہذا حضور ہی ارشاد فرمائیں۔ آپ نے فرمایا اللہ کے لئے باہم تعلق و تعاون اور اللہ ہی کے واسطے کسی سے محبت اور اللہ ہی کے واسطے کسی سے بغض و عداوت
- ۳ حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا ایمان کیا ہے آپ نے فرمایا کہ جب تم کو اپنے اچھے عمل سے مسرت ہو اور بڑے کام سے رہنمائی ملے تو تم مومن ہو (یعنی مومن صاحب ایمان ہوتا ہے)۔ (مسند احمد)
- ۴ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بہت کم ایسا ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سامنے کوئی خطبہ دیا ہو یا نصیحت کی ہو۔ اس میں یہ نہ فرمایا ہو کہ "جس میں امانت کی خفالت نہیں اس میں ایمان نہیں اور جس میں عہد کی پابندی نہیں اس میں دین نہیں۔"
- ۵ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا نبی عربی حضور ابوہریرہ رضی اللہ علیہ وسلم نے عیسیٰ علیہ السلام نے ایک شخص کو چوری کرتے دیکھا اس سے انھوں نے کہا تو نے چوری کی چور نے جواب دیا۔ ہرگز نہیں قسم ہے اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں یہ سن کر عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا میں خدا پر ایمان لاتا ہوں (تمہی قسم کا اعتقاد کرتا ہوں) اور اپنے آپ کو جھٹلاتا ہوں (مسلم)
- ۶ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سادہ زندگی گزارنا ایمان سے ہے (ابوداؤد)
- ۷ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمانوں میں کامل ایمان اس کا ہے جس کے اخلاق اچھے ہیں (ابوداؤد۔ دارمی)

حدیث دربارے ایمان

حدیث
مکملہ

۸ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آقاؐ نے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا جب کہ زندہ کرتا ہے خدا کا بندہ ایمان اس سے نکل جاتا ہے پس وہ اس کے سر سائبان کی طرح رہتا ہے پس جب وہ اس کام سے فارغ ہوتا ہے ایمان اس کی مانند لوٹ آتا ہے (ترمذی)

۹ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں چیزیں ہیں کہ جس میں اس نے ایمان کا فرہ پایا جس کو اللہ اور رسولؐ زیادہ پیار ہوں ان کے سوا دوسروں سے صرف اللہ کے واسطے دوستی رکھے اور جو شخص بڑا سمجھے میں لوٹنے کو اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے اسے چھٹکارا دیدیا کیجیے کہ وہ سمجھتا ہے آگ میں گرنا (مسلم)

۱۰ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اہل کتاب تعدادِ عمر لہ زبان پڑھتے تھے اور اس کی تفسیر مسلمانوں کے سنانے کیلئے عربی میں کرتے تھے پس فرمایا حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تصدیق کرو اہل کتاب کی اور نہ تکذیب اور یہ کہو کہ ہم ایمان لائے اللہ پر اور ان کتابوں پر جو ہمارے لئے آتاری گئیں۔ (بخاری)

۱۱ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایشیاد فرمایا کہ ایمان کی کچھ اوپر شتر شاخیں ہیں پس ان میں اقصیٰ لا الہ الا اللہ کہتا ہے (بخاری)

۱۲ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم جنت میں نہیں جا سکتے جب تک صاحبِ ایمان نہ ہو جاؤ اور تم پورے مومن نہیں ہو سکتے جب تک تم میں باہم محبت نہ ہو (مسلم)

۱۳ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قسم ہے اس ذاتِ پاک کی جس کے قبضہ قدرت میں محمدؐ کی جان ہے کہ کوئی بھی یہودی یا نصرانی میری نبوت و رسالت کی خبر سن لے اور پھر وہ مجھ پر ایمان بغیر مہر جائے تو ضرور وہ دو زخیوں میں ہو گا۔ (رواہ مسلم)

حدیث دربارِ اِیمان

حدیث

۱۴ حضرت علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی برحق صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "صبر کرنا تو آدھا ایمان ہے یقین پورا ایمان ہے" (طبرانی)

۱۵ فرمانِ آقا دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ ایمان کے دو حصے ہیں ایک حصہ صبر میں ہے اور دوسرا شکر میں (بہیقی)۔

۱۶ فرمایا نبی کریم و رسول برحق صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ ایمان کو بغیر عمل قبول نہیں کرتا اور عمل کو بغیر ایمان قبول نہیں فرماتا۔ (طبرانی)

۱۷ فرمان ہے ہادی کامل رہنما کے کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ اللہ پر ایمان زبان سے ہوتا ہے اور اس کی تصدیق عمل سے ہوتی ہے۔ (کتاب فردوس)

۱۸ فرمایا محبوب خدا احمد مرسل صلی اللہ علیہ وسلم نے ایمان اقرار اور عمل دونوں کا نام ہے (کتاب فردوس)

۱۹ ارشاد رسول عربی مکی و مدنی صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ ایمان کی انتہا پر سب سے بڑی چیز ہے فرمایا آقا دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے انسان کے دل میں ایمان یہ ہے کہ وہ خدا سے محبت رکھے (کتاب فردوس)

۲۰ فرمان نبی آخر الزمان ہے کہ اسلام ظاہر ہے اور ایمان قلب میں ہے (ابن شیبہ)

۲۱ رہبر کامل اور ہادی برحق صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ایمان شیریں اور پاک ہے تم پاکی حاصل کرو (حکیم ترمذی)

۲۲ فرمان رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ ایمان صبر اور جو الحمد دی کا نام ہے نصیحت و ہدایت فرمانی ہادی کامل و نبی مرسل صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ہے کہ وہ (طبرانی)

۲۳ میں اللہ پر ایمان لایا اور اس پر جتنے دہو (مسلم)

۲۴ جیسا کہ حدیث ۱۴ و ۱۸ میں فرمایا ہادی روشن قلب و ضمیر صلی اللہ علیہ وسلم

آج کا مسلمان اور لذتِ ایمان

نے کہ ایمان زبان سے ہوتا ہے اور اس کی تصدیق عمل سے ہوتی ہے اور ایمان اقرار اور عمل دونوں کا نام ہے مگر آج کا مسلمان کے ایمان کا تعلق زبان سے

رو گیا ہے اور عمل کا جہاں تک تعلق ہے اس سے بے نیاز ہو کر اسلاف کے کارنامے اور کمال کے قیضے زبان پر آجباتے ہیں۔

ہماری نفسانہ امارہ کی غلامی انگریزوں اور آقاؤں کی غلامی خواہشات کی غلامی بہر حال غلامی در غلامی سے لذت ایمان سے ہم کو محروم کر دیا ہے ان ہی حالات میں علامہ اقبال از غلامی لذت ایمان مجبو ؛ گرچہ باشد حافظ قرآن مجبو

ترجمہ :- ایمان کی لذت کیا ہوتی ہے وہ کسی غلام سے محبت پر چھ اگرچہ کہ وہ غلام خود قرآن ہی کیوں نہ ہو مطلب یہ کہ غلام قرآن کو بیچ سکتا ہے اس سے لذت ایمان حاصل کر سکتا۔ اور وضاحت یوں کرتے ہیں :-

مثال ماہ چمکتا تھا جس کا داغ سجود ؛ خریدی ہے فرنگی نے وہ مسلمانی جسٹانی روحانی قلبی نفسانہ غلامی لذت ایمان سے محروم کر کے رکھ دیتی پھر فرقہ بیند یوں کی غلامی علیحدہ ہے جہاں تک اسلاف کے روحانی اعلیٰ مقامات قصہ سننے کا بہار اعلیٰ ہے حضرت اقبال کہتے ہیں :-

باب کا علم نہ بیٹے کو اگر ازبر ہو ؛ پھر پسر لائق میراث بدریوں کو ہو علامہ اقبال آج بھی مسلمانوں کو لذت ایمان حاصل کرنے دینا بلکہ کائنات پر چھا جانے کا راز سمجھاتے ہیں کہ وقت اب بھی ہاتھ سے نہیں گیا ہے۔

آج بھی ہو جو براہیم کا ایمان پیدا ؛ آگ کر سکتی ہے انداز گلستاں پیدا

حدیث دربار شہدین و اسلام

حدیث

سمجھنے کے لئے ہم دین اور اسلام کے لغوی معنی اولاً درج ذیل کرتے ہیں۔
دین - مذہب - مسلک - دھرم - ایمان - اسلام کے معنی گردن جھکانا - اطاعت ک مسلمانوں کا دین -

۲۴۔ فرمایا سرور کائنات رحیم کامل صلی اللہ علیہ وسلم نے اے لوگو دین میں حد سے تجاوز کرنے سے بچو (ابن ماجہ)

۲۵۔ حضرت یتیم داری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرمایا حضور انور صلی اللہ علیہ

حدیث دربارِ حق دین و اسلام

حدیث

نے کہ "دین" خیر خواہی کا نام ہے ہم نے پوچھا کس کی خیر خواہی کا یا رسول اللہ! آقا
نامدار صلعم نے جواب دیا "اللہ کی اس کے رسول کی مسلمانوں کے پیشواؤں (حاکموں)
کی اور عام مسلمانوں کی (مسلم)۔"

۲۶

حضرت معاویہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص
کو اللہ تعالیٰ خیر سے نوازنا چاہتا ہے اسے دین (اسلام) کا علم و فہم عطا فرماتا ہے (بخاری)
حضرت زید بن طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہر مذہب کی ایک مخصوص
حفلت ہوتی ہے اور اسلام کی حفلت حیا ہے (مالک)

۲۷

۲۸

فرمایا مسلم اخلاق حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے "اسلام خوش خلقی ہے" (کتاب فردوس)
اسی سلسلہ میں فرمایا حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے "دوسروں سے اچھی بات کرنا بھی
نیکی ہے"۔ (بخاری و مسلم)

آج کا مسلمان اور دین و اسلام

آج کا مسلمان مذہب دین میں فتنے اور
خرابے بنا کر جھگڑنے میں مصروف ہے اور

اس جھگڑنے کو وہ نعوذ باللہ اسلام کا حق ادا کرنا سمجھتا ہے محض اقبال
برٹے دُکھ سے فرماتے ہیں۔

فرقہ بندی ہے یہیں اور کہیں ذاتیں ہیں؛ کیا زمانے میں پٹنوں کی یہی باتیں ہیں
قوم مذہب ہے مذہب جو نہیں تم بھی نہیں؛ جذب باہم جو نہیں محفل انجم بھی نہیں
جن کو آتا نہیں دنیا میں کوئی عنق تم ہو؛ نہیں جس قوم کو پروا ہے نشین تم ہو
منفعت ایک ہے اس قوم کی نعمان بھی ایک؛ ایک ہی سب کا ہی دین بھی ایران بھی ایک
حرم پاک بھی اللہ بھی تو سران بھی ایک؛ کچھ ٹری بات تھی ہوتے جو مسلمان بھی ایک
بجلیاں جس میں ہو آسودہ وہ خرمن تم ہو؛ بیچ کھاتے ہیں جو اسلاف کے دفن تم ہو

دین اسلام کے نام لینے والوں سے حضرت اقبال یوں مخاطب ہیں اور دردمندانہ درخوا
کرتے ہیں اب بھی حقیقی مسلمان بن جاؤ جو کہ

چشم اقوام سے مخفی ہے حقیقت تیرا؛ ہے ابھی محفل ہستی کو ضرورت تیری

حدیث در بار ثمر و حیا و غیرت

حدیث
مکتبہ

زندہ رکھتی ہے زمانے کو حرارت تیری ؛ کو کتب قسمت امکان ہے خلافت تیری
وقت فرصت ہے کہاں کام ابھی باقی ہے ؛ نور توحید کا تمام ابھی باقی ہے
مثل توحید ہے غنچے میں پریشاں ہو جا ؛ نغمہ موج سے ہنگامہ طوفاں ہو جا
قوت عشق سے ہر لپٹ کو بالاکرے ؛ دہر میں اسم محمدؐ سے احب لاکرے

۲۹ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ثمر و حیا اچھی چیز ہے لیکن عورتوں کے لئے بہت اچھی چیز ہے (دلیلی)

۳۰ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "ثمر و حیا ایمان کا جزو ہے (مسلم)
۳۱ حضرت ابن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم ایک انصاری کے پاس سے گزرے وہ اپنے بھائی کو حیا کی نصیحت کر رہے تھے۔ آپ نے فرمایا اس کو چھوڑ دو اور حیا کی کمی کے متعلق نہ کہو کیونکہ وہ تو جزو ایمان ہے (بخاری)

۳۲ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حیا ایمان کا جزو ہے اور ایمان کا نتیجہ جنت ہے اور بد زبانی سحت دلی کا اثر ہے اور سخت دلی جہنم میں ڈالے گی (ترمذی)

۳۳ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "حیا کے دس حصے ہیں۔ ان میں سے نو حصے عورتوں میں ایک جھوٹے مردوں میں ہونا چاہئے۔ (دلیلی)

۳۴ حضور نبی مکرم نے فرمایا شوگر و حیا کی کمی کفر سے قریب کر دیتی ہے (ابن عاکر)
۳۵ صالح ترمذی میں روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن اپنے اصحاب سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ایسا حکم دیا کہ جو کسی سے حیا کرنی چاہئے

مخاطبین نے عرض کیا۔ الحمد للہ ہم خدا سے حیا کرتے ہیں آپ نے فرمایا یہ نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ سے حیا کا حق یہ ہے کہ سر اور سر میں جو افکار و خیالات میں ان سب کی نگہداشت کرو اور پیٹ کی اور جو کچھ اس میں بھرا ہوا ہے سب کی تعریف کرو۔ (یعنی بُرے خیالات سے دماغ کی اور حرام و ناجائز غذا سے پیٹ کی حفاظت کرو) اور موت اور موت کے بعد قبر میں جو تمہاری حالت ہوتی ہے اس کو یاد رکھو جس نے یہ سب کچھ کیا سمجھو کہ اللہ سے

حدیث در بارے شرم و حیا وغیرت

حدیث نمبر

حیا کرنے کا حق اس نے ادا کیا (تہذیب)

۳۶ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ارشاد فرمایا حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم

نے بے حیائی ہر چیز کو بدزیب بنا دیتی ہے اور حیا ہر چیز کو خوشتر کر دیتی ہے (ترمذی)

۳۷ حضرت ابوالمرداد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس کو

سخت ناپسند کرتا ہے کہ کوئی بے حیائی کی بات منہ سے نکالے اور بدزبانی کرے (ترمذی)

۳۸ حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "مسلمان غیرت مند ہوتا ہے" (مسلم)

۳۹ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "غیرت مندی ایمان کا جزو ہے" (بیہقی)

۴۰ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ سے بہت حیا کر دو کیونکہ خدا نے جس

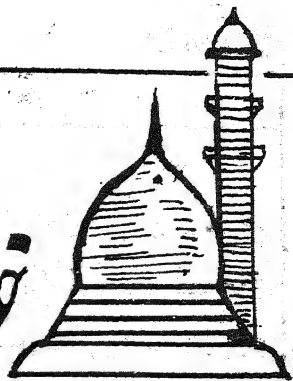
طرح تم میں رزق کی تقسیم کی ہے اسی طرح اخلاق کی بھی تقسیم کی ہے۔ (مسلم)

شرم و حیا وغیرت اور آج کا مسلمان

آج کا مسلمان شرم و حیا وغیرت کے ہر پہلو سے یکسر عاری ہے اور غرور میں

جن کے بارے میں حدیث نمبر ۲۹ اور نمبر ۳۳ بیان کی گئی کہ حیا عورتوں کے لئے بہت اچھی چیز ہے حیا کے کس حصوں میں سے مردوں کیلئے ایک حصہ اور عورتوں کے لئے تو حصے ہیں۔ عورتوں کے پردہ کی برخواستگی اور عورتوں کے لباس و اطوار اور سینا نے تو حیا شرم وغیرت ایٹم بم کے جولے کے فنا سے ہلکا کر دیا ہے بے حیائی کا یہ عالم دیکھ کر آج سے نصف صدی قبل حضرت علامہ اقبال نے اس طرح آنسو بہائے ہیں۔

زمانہ آیا ہے بے حیائی کا غماں دیدار یار ہوگا ؛ سکوت تھا پردہ دار حسین کا وہ راز اب آشکار ہوگا
گزر گیا اب وہ دور ساقی کو چھپکے پیتے تھے ظالم ؛ بنے گاسارا جہاں میخانہ نہر کوئی یادہ خواہ ہوگا
کبھی جو آوارہ رنجوں تھے وہ بستیوں میں پھر آئیں گے ؛ برہنہ پائی وہیں رہے گی مگر نیا خار دار ہوگا
ان کو تہذیب نہیں پر بند سے آزاد کیا ؛ لا کے کعبہ سے صنم خانے میں آباد کیا
قیس زحمت کش تنہا ہی صحرا نہ رہے ؛ شہر کی کھالی ہوا باد یہ پیسا نہ رہے
وہ تو دیوانہ ہے بستی میں رہے یا نہ ہے ؛ یہ ضروری ہے حجاب رنج لیلی نہ رہے
عہد کو برق ہے آتش زن ہر خوشن ہے ؛ ایمین اس سے کوئی محزنہ کوئی شکش ہے
اس نئی آگ کا اقوام کہیں ایندھن ہے ؛ ملت ختم رسل شعلہ یہ پیر این ہے



تواب گاہ نبیؐ پر رورو کے

کل ایک شوریدہ خواب گاہ نبیؐ پر رورو کے کہہ رہا تھا
 کہ مصر و ہندوستان کے مسلم بنائے ملت مٹا رہے ہیں
 یہ زائرینِ حریمِ مغرب ہزار رہبرِ ہشیں ہمارے
 ہمیں پھلا ان سے واسطہ کیا جو تجھ سے نا اشرار ہیں
 غضب ہیں یہ مرشدانِ تہودین خدا تیری قوم کو بچاے
 بگاڑ کر تیرے مسلمانوں کو یہ اپنی عزت بنا رہے ہیں
 سنے گا اقبال کون انکو یہ انجمن ہی ساری بدل گئی ہے
 نئے زمانے میں آپ ہم کو پرانی باتیں سنارہے ہیں
 (چلی حدیث)

فرمان الشریک

(شاعر مشرق اقبال)

کی فطرت سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

گلستان احادیث پہلے حصہ چہارم اور علاء اقبال آج کے مسلمان کی کتاب کنشانی احادیث کے آئینہ

محمد جمیل الدین صدیقی سپرنٹنڈنٹ ہائیکورٹ حیدرآباد اے۔ پی۔ ویٹا سٹریٹ

کھدایا

ملنے کا پتہ صفحہ آخر پر

مکان نمبر 525-1-23 بی بی بلاک 4 روپے

4 روپے

نزد کوئٹہ علیجاہ حیدرآباد اے۔ پی۔

رحمن اسلامک پبلیشر

بار اول

ایک ہزار

۱۹۸۹ء

مصنف کی دیگر کتابیں

صفحہ آخر پر درج بیتوں پر دستیاب ہیں

علامہ اقبالؒ قوم کے دیدہ وریں ان کے نظریات کے تحت کھڑی تھی وہ کتب جن کا مطالعہ اور ہر گھر میں رہنا ضروری ہے

۱. مسلمانوں کے زوال کے اسباب علامہ اقبالؒ کی نظر میں (حصہ اول)

۲. علامہ اقبالؒ اور فلسفہ لا الہ الا اللہ و فلسفہ محمد رسول اللہ (حصہ دوم)

فلسفہ اذال فلسفہ نماز و مسجد، مسجد بابر، ماہ رمضان و ہلال عید - فلسفہ حج مسلمان اور قرآنی

۳. مسلمانوں کے تکلیف دہ سواہن روح و زوال کا حل

قُلْ كُونُوا اللَّهَ أَحَدٌ (سورہ اخلاص) میں مضمون ہے۔

(علامہ اقبالؒ کی لاجواب تفسیر مع دلائل و ثبوتیں صحابہ اکرامؓ و بزرگان دین)

۴. مسلمانوں کے زوال کے اسباب میں علامہ اقبالؒ کی نظر میں مسئلہ تقدیر تسلیم و رضا

اور فلسفہ خیر و شر و ظن کا غلط تصور اور ضرورت اتحاد امت محمدیؐ

مسلمانوں کے عہد زوال میں عورت کا رول و حصہ

علامہ اقبالؒ کی نظر میں اور تاریخ کے چند ادراک

مسلمانوں کے عہد عروج میں عورت کا رول حصہ اور علامہ اقبالؒ

مسلمانوں کے عہد عروج و زوال میں علماء کا رول و حصہ - علامہ اقبالؒ

جہاد اور مسلمان، علامہ اقبالؒ کا نقطہ نظر

بندوستان آکر مسلمانوں نے کیا دیکھا؟ کیا کیا دیا؟ کیا پایا؟ کیا کھویا؟

علامہ اقبالؒ کا نقطہ نظر اور تاریخ (حصہ اول و دوم)

۱۰. فلسفہ زندگی اور موت اور علامہ اقبالؒ

۱۱. دین کے حق و آقاؐ آن اور فرامین رسول صلعم کی روشنی میں!

رحمن اسلامک پبلیشرز مکان نمبر 525 - 1 - 23 بی بی بازار نزد کوئٹہ عالیجاہ حیدر آباد اے - پی

حدیث دربارے قرآن

حدیث نمبر

- ۱ فرمایا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن مجید کی تلاوت کرنا بہترین عبادت ہے۔ (بخاری)
- ۲ فرمایا نبی برحق صلی اللہ علیہ وسلم نے میری امت کی بہترین عبادت قرآن شریف کا پڑھنا (ترمذی)
- ۳ فرمایا حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں میں زیادہ عابد وہ ہے جو قرآن کریم کی تلاوت زیادہ کرتا ہو۔ (کتب فردوس)
- ۴ فرمایا آقا مہدار صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن شریف کو عمدہ آواز سے پڑھا کرو۔ (طبرانی)
- ۵ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خوش آوازی قرآن کی زینت ہے۔ (طبرانی)
- ۵ حضور نبی امی عربی مکی و مدنی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی خوش الحانی سے قرآن مجید کو زینت دو۔ (البوداؤد)
- ۶ رنوط:۔ مسلمانوں نے جب تک سمجھ کر قرآن کی تلاوت کی قرآن کے تلاوت کے سلسلہ میں غبار رسول سمجھا اور عمل کیا مائل بہ ترقی رہا اور جب تلاوت بلا سمجھے شروع کی اور قرآن پر عمل ضروری نہ سمجھا آخر لڑا چھوڑ دیا مائل بہ زوال ہوئے
- ۶ فرمایا آقا مہدار صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے سمجھ کر قرآن نہیں وہ دیران گھر کی طرح ہے (احمد)
- ۷ ارشاد فرمایا حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو قرآن سیکھے اور دوسروں کو سکھائے (بخاری)
- ۸ فرمان محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ تم میں بہتر وہ ہے جس نے قرآن سیکھا اور سکھایا۔ (ابن ماجہ)
- ۹ فرمایا حضور پیر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن پاک بہترین علاج ہے۔ (ابن ماجہ)
- ۱۰ رنوط:۔ قرآن بلاشبہ بہترین علاج ہے مگر آج کل کے ملا جو قطعی حامل قرآن نہیں قرآن کو آمدنی کا ذریعہ بنا کر معصوم عوام کو دھوکہ دے رہے ہیں اور قیامت کے دن اللہ پاک کے سامنے جوابدہ ہونگے۔
- ۱۰ ارشاد عالی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم ہے قرآن پڑھنے والے کے لیے ہر قسم قرآن پر دعا قبول ہوتی ہے۔ (خطیب بغدادی)
- ۱۱ فرمایا سرکار دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کی اصل (بنیاد) سورہ فاتحہ (الحمد) ہے۔ (بخاری)

حدیث نمبر

حدیث دربارے قرآن

- ۱۲ فرمایا آقا دو جہاں صلعم نے تل ہو اللہ کا سورہ (سورہ اخلاص) قرآن کا ایک تہائی ہے۔
- ۱۳ ارشاد نبی برحق صلعم ہے آیۃ الکرسی قرآن کا چوتھائی حصہ ہے۔ (ابن ابی شیبہ)
- ۱۴ فرمان رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ جس نے قرآن کی ایک آیت کو بھی جھٹلایا وہ کافر ہے۔ (طبرانی)
- ۱۵ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص قرآن پڑھے اور بھول جائے وہ قیامت کے دن خدا سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ اس کا ہاتھ بٹا ہوا ہو۔ (البوداؤد، دارمی)
- ۱۶ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزہ اور قرآن یہ دونوں قیامت کے دن بندہ کی شفاعت کریں گے۔ روزہ کچھ کھانے پینے کے واسطے میرے پروردگار میں نے اس کو دن میں کھانے اور خواہشات پورے کرنے سے روک رکھا ہے اس کے بارے میں میری شفاعت قبول فرما اور قرآن کچھ گناہ پروردگار میں نے اس کو رات میں سونے سے باز رکھا ہے اس کے بارے میں میری شفاعت قبول فرما تو دونوں کی شفاعت قبول کی جائیگی (راحمہ، طبرانی، حاکم)
- ۱۷ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا آقا دو جہاں صلعم نے اللہ ہی کی عظمت ہے، اکرام کرنا بڑھے مسلمان کا اور اسی حافظ قرآن کا جو تلاوت میں نہ زیادتی کرے اور نہ کمی اور عادل بادشاہ کا۔ (البوداؤد)
- ۱۸ حضرت عثمان بن عبد اللہ بن اوس ثقفی اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں فرمایا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قرآن کا حفظ ہزار درجہ کا ثواب رکھتا ہے اور قرآن کا پڑھنا ناظرہ دو گئے ثواب کا موجب ہے۔ (بیہقی)
- ۱۹ حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے قرآن میں اپنی رائے سے کچھ کہا اور اس کی رائے حقیقت کے مطابق ہو گئی تب بھی اس نے غلطی کی (ترمذی، البوداؤد)
- ۱ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بغیر طہارت اور بغیر وضو قرآن مجید کو ہاتھ

حدیث دربارے قرآن

حدیث

نہ لگاؤ۔ (البوداؤد)

۲۱ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مومن کو اس کے جس عمل کا ثواب پہنچتا ہے۔ اس میں ایک تو علم ہے جس کو اس نے سیکھا اور رواج دیا تھا اور دوسرے نیک اولاد ہے جس کو اس نے اپنے بعد چھوڑا اور تفسیر قرآن ہے جو دار ثلوی کے لئے چھوڑا۔ چھوٹے سجدے جس کو اپنی زندگی میں بنایا ہو۔ پانچویں سرانے اور مسافر خانہ ہے جس کو اس نے تعمیر کیا ہو۔ چھٹے نہر ہے جس کو اس نے جاری کیا ساتویں وہ خیرات ہے جس کو اس نے اپنی صحت اور زندگی میں اپنے مال سے نکالا ہو۔ ان تمام چیزوں کا ثواب اس کے مرنے کے بعد اس کو پہنچتا ہے۔ (ابن ماجہ۔ بہیقی)

قرآن اور حج کا مسلمان

قرآن حکیم کے بارے میں علامہ اقبال کہتے ہیں۔

- (۱) آں کتاب زندہ قرآن حکیم ۔۔۔ حکمت اولاد وال است و قدیم
- (۲) نسخہ اسرار کوین حیات ۔۔۔ بے ثبات از قوتش گرد ثبات
- (۳) نوع انسان را پیغام آخرین ۔۔۔ حامل اور رحمتہ للعالمین
- (۴) مگر تومی خواہی مسلمان زیستن ۔۔۔ نیست ممکن جز بہ قرآن زیستن

ترجمہ :- ۱، وہ کتاب زندہ جس کا نام قرآن حکیم یعنی حکمت والی کتاب ہے اس کی حکمت قدیم اور لازوال ہے۔

۲، قرآن حکیم میں زندگی کو زندگی دینے سدھلنے زینت دینے کے لئے نسخہ حیات چھپے ہوئے ہیں جو زندگی میں قرار اور قیام حیات سے محروم ہیں وہ اس قرآن حکیم کے احکام سے زندگی پاتے اور ثبات حاصل کرتے ہیں۔

۳، نوع انسان کے لئے یہ قرآن حکیم کا نسخہ ایک آخری نسخہ اور آخری پیام حیات ہے اور یہ پیام حیات رقیق نازل کرنے والا رحمتہ للعالمین کے ذریعہ آیا ہے۔

۴، اگر تیری خواہش ہے کہ بحیثیت مسلمان زندہ رہے تو اس کے سوا کوئی راستہ

قرآن کو باز پچہ اطفال بسا کر .۱. چاہے تو خود ایک تازہ شریعت کربا یاد
احکام ترے حق ہیں مگر اپنے مفسر .۲. تاویل سے قرآن کو بنا سکے ہیں پازند
ظاہر ہے کہ حافظ قرآن نہ ان میں ایمانی حرارت نظر آتی ہے نہ متاع کردار . دونوں کے پیش
رو پیہ ہے . روپیہ کمانے دنیوی خوشحالی حاصل کرنے دونوں نے قرآن کو ذریعہ کار
دکھا ہے . معلوم ہوتا ہے کہ قرآن حافظ جی نے اس لئے حفظ کیا ہے کہ نہ صرف مسلمانوں کے
دوں اور قبروں و نزاروں پر روپیہ لے کر قرآن پڑھیں بلکہ صاحب اقتدار حکمرانوں کے
نے پر بھی قرآن خوانی کیجائے . رمضان المبارک میں نماز تراویح میں قرآن سنا کر عید کی
ان کے لئے معقول روپیہ حاصل کیا جاسکے . حافظ صاحب خواہشات کے غلام صاحب اقتدار
رات کے غلام روپیہ زر اور دھن کے غلام اور لذت ایماں سے خروم و نا آشنا . اس لئے
ہر اقبال فرماتے ہیں ۔

از غلامے لذت ایساں مجو .۱. مگر چہ باشد حافظ قرآن مجو

۲۰ ایمان کی لذت کسی غلام و غلام سے مت پوچھ اور نہ اس کے پاس تلاش کر اگر چہ کہ وہ
قرآن ہی کیوں نہ ہو . چونکہ روپیہ زر دھن اور اقتدار کے غلام کے پاس لذت ایمان و صوفیہ
بھی نہیں لے گی . آخر میں علامہ اقبال مسلمانوں کے لئے ترقی کار ازیوں سمجھاتے اور دعا فرماتے ہیں ۔

قرآن میں ہو غوطہ زن و بے مرد مسلمان .۱. اللہ کرے تجھ کو عطا جدت کردار
جو حرف و قیل العفو میں پوشیدہ ہے ایک .۲. اس دور میں شاید وہ حقیقت ہو غوردار

حدیث دربارے تقدیر

بنا بر

۱۱ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
اللہ تعالیٰ نے آسمان و زمین کو پیدا کرنے سے پچاس ہزار برس پہلے مخلوقات کی تقدیروں
کو لکھا جب کہ اس کا عرش پانی پر تھا . (مسلم)

۱۲ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم نے پہلے اللہ پاک نے قلم کو پیدا کیا پھر اس سے حکم دیا کہ لکھ . قلم نے پوچھا
کیا لکھوں ؟ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا تقدیر لکھ . پس قلم نے لکھا جو کچھ ہو چکا ہے .
اور جو کچھ اب تک ہونے والا ہے . (ترمذی)

۱۳ حضرت سہیل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

حدیث نمبر

حدیث دربارے تقدیر

نے فرمایا بندہ دوزخیوں کے معنے کام کرتا ہے اور وہ (حقیقت میں عنتی ہوتا ہے اسی طرح وہ جنتوں کے معنے کام کرتا ہے اور درحقیقت میں) وہ دوزخی ہوتا ہے پس اعمال کا اعتبار تقدیر پر ہے۔ (مسلم)

۲۵

حضرت ابن المدینی اور حضرت ابی بن کعبؓ سے روایت ہے کہ تم احد پہاڑ کے برابر سونا خدا کے راستے میں خرچ کرو تو خدا اسے تم سے قبول نہ کرے گا یہاں تک کہ تم تقدیر پر ایمان نہ لاؤ۔ (ابوداؤد)

۲۶

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کہ ہر چیز تقدیر پر منحصر ہے یہاں تک کہ نادانی اور دانائی۔ (مسلم)

۲۷

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رحمت العالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے فلاح پائی جس نے خدا کی بنائی ہوئی ”تقدیر“ کو تسلیم کیا اور جسے ضرورت کے مطابق روزی دی گئی اور جو کچھ اسے ملا اللہ نے اسے اس پر قانع کیا۔ (مسلم)

۲۸

حضرت مطرب بن عکاسؓ سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ کسی شخص کی موت کو کسی سرزمین پر مقرر کر دیتا ہے تو اس سرزمین کی طرف اس کا حاجت کو بھی پیدا کر دیتا ہے۔ (تا کہ وہاں جا کر مر سکے) (احمد - ترمذی)

۲۹

حضرت سعدؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے آدمی کی خوش نصیبی یہ ہے کہ جو کچھ اللہ اس کے فیصلہ کرے اس پر راضی ہو اور آدمی کی بد نصیبی یہ ہے کہ اللہ سے خیر اور بھلائی کی دعا نہ کرے اور آدمی کی بد نصیبی یہ ہے کہ اللہ کا حکم اور فیصلہ پر ناراض ہو۔ (ترمذی)

۳۰

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں ایک تحریقی مکتوب میں یہ ارقام فرمایا کہ ”یقین رکھو خزع و خرز یعنی رونے پیٹنے سے کوئی مرنے والا واپس نہیں آتا اور نہ اس طرح دل کا رنج و غم دور ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو حکم اترتا ہے وہ ہو کر رہنے والا ہے۔ بلکہ یقیناً ہو چکا ہے۔“ (معجم کبیر)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام علامہ اقیال نے اس حدیث کے مطلب کو یوں ادا کیا۔

اب کوئی آواز سوتوں کو جگا سکتی نہیں۔ ذہنی دیراں میں جاں رفتہ آسکتی ہیں
 ذرہ ذرہ دھیر کا فدائی تقدیر ہے۔ پردہ مجبوری دے چارگی تدبیر ہے
 آسمان مجبور رہے شمس و قمر مجبور ہیں! انجم سیما پارفتار پر مجبور ہیں
 آنکھ پر ہوتا ہے جیب یہ سر مجبوری کیا! خشک ہو جاتا ہے دلیں اشک کا سیلاب
 جانتا ہوں آہ میں اظلام انسانی کا راز۔ ہے نوائے شکوہ سے خالی میری نظر کا سدا

میرے لب پہ مقصد نیرنگی دوراں نہیں۔ دل میرا حیراں نہیں خداں نہیں گریا نہیں (اقبال)

۱۳ حضرت ابی خرازم اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا میں نے پوچھا
 یا رسول اللہ! یہ دعا تعویذ جو ہم اپنی بیماریوں کے سلسلہ میں کرتے ہیں۔ اور یہ دعائیں
 جو ہم اپنا مرض دور کرنے کے لئے کرتے ہیں اور یہہ احتیاطی تدابیر جو ہم دکھ نصیب
 سے بچنے کے لئے اختیار کرتے ہیں کیا اللہ کی تقدیر کو ٹال سکتی ہیں تو حضور صلعم نے فرمایا
 یہ سب باتیں بھی تو اللہ کی تقدیر میں سے ہیں۔ (ترمذی)

۱۴ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ مسجد نبوی میں بیٹھے تھے
 و قدیر کے مسئلہ پر بحث کر رہے تھے کہ اسی حال میں رسول اللہ صلعم ماہر سے شریف
 لائے اور ہم کو یہ بحث کرتے دیکھا تو آپ بہت برا فرودختہ اور غضبناک ہوئے یہاں
 تک کہ چہرہ مبارک اس قدر سرخ ہوا کہ معلوم ہوتا تھا آپ کے رخساروں پر اناج چوڑ
 دیا گیا ہے۔ پھر آپ نے ہم سے فرمایا کیا تم کو یہی حکم کیا گیا ہے؟ کیا میں تمہارے
 لئے یہی پیام لایا ہوں کہ تم قضاء و قدر کے جیسے اہم اور نازک مسئلوں پر بحث
 کرو۔ خبردار! تم سے پہلی امتیں اسی وقت ہلاک ہوئیں جب کہ انہوں نے اس
 مسئلہ میں حجت و بحث کو اپنا طریقہ بنا لیا۔ میں تم کو قسم دیتا ہوں تم پر لازم کرتا ہوں
 کہ اس مسئلہ میں ہرگز حجت و بحث نہ کیا کرو۔ (ترمذی)

۱۵ فرمایا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے تقدیر پر ایمان لانا غم کو ہٹا دیتا ہے۔ (کتا بنہ)

۱۶ فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تقدیر پر ایمان لانا غم کو ہٹا دیتا ہے۔ (کتا بنہ)

ہے۔ (ابی نعیم)

۱۷ فرمایا حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے تقدیر پر ایمان لانا غم کو ہٹا دیتا ہے۔ (کتا بنہ)

کی زحمت مت کرو۔ (کتاب فردوس)

تقدیر اور دعا تدبیر کوشش بے کاری

حدیث نمبر

۳۶ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تقدیر کو سوائے دعا کے کوئی چیز نہیں پلٹ

(البداء)

۳۷ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دعا مومن کا ہتھیار ہے اور دین کا ستون ہے

آسمان اور زمین کی روشنی ہے۔ (مسلم)

۳۸ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دعا کا چھوڑ دینا گناہ ہے۔ (ترمذی)

۳۹ فرمایا آقا نامدار صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ پاک بیکار جوان کو مبرا جانتے ہیں۔ (ابن

بیکار رہ کر تقدیر کا نام لینا محنت سے گریز اللہ کو سخت ناپسند ہے۔)

۴۰ فرمایا حقائق سے آشنا آقا نامدار صلی اللہ علیہ وسلم نے کوشش کر دیکونکہ اللہ نے تم پر

سعی و کوشش لازم کی ہے۔ (احمد)

۴۱ فرمایا رسول برحق صلعم نے بغیر علی کے دعا مانگا ایسا ہے جیسے بغیر تانت کے تیرا

آج کا مسلمان تقدیر اور تدبیر اور دعا

آج کا مسلمان عجیب و غریب حالات میں گرفتار ہے۔ صرف کھانے پینے اور سانس لینے ہی کو زندگی سمجھا ہوا ہے۔ آزادی، خودی اور ہر طرح کے متاع کردار سے محروم رہ کر ہر مشکل پر سعی و کوشش سے بے بہرہ ہو کر نام تقدیر کا لیتا اور رونا روتا ہے، بقول ڈاکٹر اقبالؒ ہاتھ باندھے دھڑے منتظر نہ رہا ہے۔ جیسا کہ علامہ اقبالؒ ارمغانِ حجاز میں ایلس کی زبان میں لکھتے ہیں کہ ایلس کہتا ہے: اے نازداروں کو سکھایا سبق تقدیر کا۔ میں نے معصوم کو دیا سرمایہ داری کا جنوں

بقول اقبالؒ -

مردیہ حوصلہ کرتا ہے زمانہ کا گلہ۔۔۔ بندہ مگر کے لئے نشتر تقدیر ہے نوش
تو یہ تقدیر ہے آج اس کے عمل کا انداز۔۔۔ سخی نہاں جن کے ارادوں میں خدا کی تقدیر
افراد کے ہاتھوں میں ہے اقوام کی تقدیر۔۔۔ ہر فرد ہے ملت کے مقدر کا ستارہ
تقدیر ہے اک نام رکافات عمل کا۔۔۔ دیتے ہیں یہ پیغام خدا یاں ہما لہ
پابندی تقدیر کہ یا بسند کی احکام۔۔۔ یہ مسئلہ مشکل نہیں اے مردِ فرخندہ
اک اک میں سو بار بدل جاتی ہے تقدیر۔۔۔ ہے اس کا مقلد ابی ناخوش ابی غلامِ شہید

